سورة سبا

Chapter 34

Saba, capital of ancient Yaman

آیات 54

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ①

1- ساری تحسین و آفرین اللہ کی عظمتوں کے اعتراف میں ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اُسی کے لئے ہے (یعنی اسی کے قوانین کی اطاعت میں سرگرمِ عمل ہے) اور آخرت میں بھی ساری تحسین و ستائش اسی کی عظمتوں کے اعتراف میں ہے۔ اور یہ وہی ہے جو درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے اور خبیر ہے یعنی ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے اور خبر دینے والا ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ②

2- (یہی وجہ ہے کہ) اُسے پورا علم ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اُس میں سے باہر نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان کی طرف سے آتا ہے اور جو کچھ اُس میں بلند ہوتے ہوئے آگے کو بڑھتا جاتا ہے (یعرج)۔ اور وہ سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے اور خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کر کے انہیں اپنی حفاظت میں لے لینے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③

3- مگر (ایسے حقائق کا مشاہدہ کرنے کے باوجود) جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں! کہ ہم پر وہ گھڑی طاری نہیں ہوگی (جسے قیامت کہا جاتا ہے۔ مگر اے رسولؐ! تم ان پر) واضح کر دو! کہ وہ آئے گی اور ضرور آئے گی کیونکہ اِس حقیقت پر میرا رب شاہد ہے جسے غیب یعنی انسانی رسائی سے باہر حقائق کا اور ہونے والے واقعات کا مکمل علم ہوتا ہے۔ (اور یاد رکھو کہ) آسمانوں میں یا زمین میں یعنی ساری کائنات میں کوئی چیز جو ذرہ کے بوجھ برابر ہو یا کچھ بھی اُس سے اس قدر چھوٹا کہ اس سے چھوٹا کچھ اور نہ ہو اور اس قدر بڑا کہ اُس سے بڑا کچھ اور نہ ہو وہ اُس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتے کیونکہ (سب کچھ) ایک واضح کتاب میں یعنی اللہ کے ایک واضح ضابطۂ آئین میں درج ہے۔

لِّيَجۡزِيَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۝٤

4-(اور یہ سارے حقائق اس لئے ظاہر کیے جا رہے ہیں) تا کہ اللہ اُن لوگوں کو پورا پورا صلہ دے جو ایمان لانے والے اور سنورنے سنوارنے کے کام کرنے والے ہیں (اور یقین والے یقین کر لیں کہ اللہ سے کسی کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ بہر حال) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں تباہیوں سے محفوظ کر کے حفاظت میں لے لیا جائے گا اور زندگی کی نشو ونما کا ایسا سامان عطا کیا جائے گا جو ابرُ ومندانہ ہوگا۔

وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡ فِيۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۝٥

5-اور (اِن کے برعکس) جو لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہماری آیات کو یعنی ہماری سچائیوں و احکام وقوانین کو بے بس کر کے (اپنی مرضی کے نتائج مرتب کر لیں تو وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتے)۔ ان لوگوں کے لئے (ان کی غلط روش کی وجہ سے تباہیوں کے ایسے) سخت و دردناک عذاب کی سزا ہے جو ان کے لئے مسلسل اضطراب کا باعث بنی رہے گی۔

وَيَرَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ الَّذِيۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ هُوَ الۡحَـقَّ ۙ وَيَهۡدِيۡۤ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۝٦

6-اور جو لوگ دیے گئے علم و بصیرت سے کام لینے والے ہیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری جانب تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق ہے یعنی ایسا سچ ہے جسے ثابت کرنے کے لئے کسی دوسرے سچ کی ضرورت نہیں ہوتی (جیسے روشنی کو ثابت کرنے کے لئے کسی اور روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی) اور یہ اس روشن راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو راستہ اس (اللہ) کی طرف جاتا ہے جو لامحدود قوتوں کا مالک ہے اور اپنی ذات میں ایسا مکمل اور بے نقص و بے خطا ہے کہ اُس پر خود بخود تحسین و آفرین طاری رہتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هَلۡ نَدُلُّكُمۡ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمۡ اِذَا مُزِّقۡتُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمۡ لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ۝٧

7-اور وہ لوگ جو کافر ہیں (اور علم و بصیرت سے کام نہیں لیتے وہ از رہِ تمسخر ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ آؤ! ہم تمہیں ایک ایسا آدمی بتائیں جو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم مر کر ریزہ ریزہ ہو کر منتشر ہو جاؤ گے تو تمہیں پھر نئے سرے سے تخلیق کیا جائے گا۔

اَفۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمۡ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ فِى الۡعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الۡبَعِيۡدِ ۝٨

8-(اور کہتا ہے! کہ یہ کچھ اُسے اللہ کی طرف سے آگاہی ملی ہے۔ مگر ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ یا تو) اس نے اپنی طرف سے باتوں کو گھڑ کر اللہ سے منسوب کر دیا ہے یا اُسے جنون ہو گیا ہے۔ حالانکہ (یہ قطعی طور پر غلط ہے اور یہ لوگ بالکل غلط

کہتے ہیں) کیونکہ جو لوگ آخرت کو تسلیم نہیں کرتے تو وہ عذاب میں (ڈال دیے جائیں گے) کیونکہ وہ گمراہی میں بہت دُور نکل گئے ہوتے ہیں۔

اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِہِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَیۡہِمۡ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ۯ

ع 1 9 7

9- لہٰذا، کیا یہ لوگ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (ان میں کس طرح زندگی کے آثار مٹتے بنتے رہتے ہیں۔ اسی طرح) اگر ہم مناسب سمجھتے تو انہیں زمین میں دھنسا کے رکھ دیتے یا ان پر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرا کر (اُنہیں ریزہ ریزہ کر دیتے۔ لیکن وقتِ مقررہ تک ان کے لئے طے شدہ مہلت قائم رہے گی۔ اور) اس میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں کہ اس میں ہر اس بندے کے لئے نشانی ہے جو (حقائق کی طرف) رجوع کرنے والا ہے۔

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَہٗ وَ الطَّیۡرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَہُ الۡحَدِیۡدَ ۙ﴿۱۰﴾

10- (لیکن جس قسم کی باتیں یہ لوگ کرتے ہیں اِسی قسم کی باتیں قومِ سبا کے لوگ بھی کیا کرتے تھے۔ وہ بھی سامانِ زندگی کی فراوانی، تجارت کی وسعت اور اپنے جتھہ کی کثرت پر بڑا غرور کرتے تھے اور اللہ کے احکام و قوانین کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ اب سُنو کہ اُن کا انجام کیا ہوا۔ مگر اِس سے پہلے اُن کے ہمعصر رسولوں داؤدؑ اور سلیمانؑ کا مختصر سا تذکرہ بھی ضروری ہے) کیونکہ بلاشبہ ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑی فضیلتوں و فراوانیوں سے نوازا تھا اور ہم نے پہاڑوں کو اور پرندوں کو (حکم دے رکھا تھا کہ) وہ سب داؤد کے ساتھ مل کر ہمارے قوانین کی اطاعت کریں۔ اور ہم نے لوہے کو اُس کے لئے نرم کر دیا (یعنی انہیں علم دے دیا گیا کہ کس طرح لوہے کو پگھلا کر اس سے کام لیا جا سکتا ہے)۔

(نــوٹ: اس آیت 34/10 میں بعض محققین لفظ جبال کا مطلب پہاڑ نہیں لیتے اور لفظ طیر کا مطلب پرندے نہیں لیتے۔ بلکہ جبال جو جبل کی جمع ہے وہ اس سے مراد قوم کے بڑے بڑے سردار لیتے ہیں اور طیر سے انسانوں کا قبیلہ طیر مراد لیتے ہیں۔ لیکن اس آیت کا سیاق و سباق انسان کا کائنات کی اشیاء سے تعلق ثابت کرتا ہے جو کہ انسان کے لئے مسخر کی جا چکی ہیں، چنانچہ محسوس یہ ہوتا ہے کہ داؤدؑ کو یہ دانش عطا ہوئی تھی کہ پہاڑوں کو کیسے توڑنا ہے یا ان سے کیسے یا کیا کیا کام لینا ہے اور پرندوں سے کیا کیا فائدے حاصل کرنے ہیں اور لوہے کو پگھلا کر اس سے کیا کیا کام لینے ہیں)۔

اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

11- (اور لوہے کے بارے میں داؤدؑ کو آگاہ کر دیا گیا) کہ اس سے کشادہ زرہیں تیار کرو اور اُن کی کڑیاں ٹھیک ٹھیک اندازے سے جوڑا کرو۔ (لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں آگاہ کیا جا چکا تھا کہ یہ سارا سامانِ جنگ انسانوں) کے کام

سنوارنے کے لئے عمل میں آتے رہنا چاہیے (نہ کہ دنیا میں فساد برپا کرنے کے لئے۔ لٰہذا) اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں اس پر ہماری نگاہ ہے۔

وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهۡرٌ ۚ وَاَسَلۡنَا لَهٗ عَيۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَمِنَ الۡجِنِّ مَنۡ يَّعۡمَلُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنۡ يَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِيۡرِ ﴿۱۲﴾

12-اور (اسی طرح داوٗدؑ کے بیٹے) سلیمان (کو بھی بڑی قوتوں اور فضیلتوں کا مالک بنایا گیا تھا اور اُس کی کشتیاں سمندروں میں چلتی تھیں۔ اس سلسلہ میں) اُسے ہواؤں (کے رُخ کا ایسا علم دیا گیا تھا کہ اس کی کشتیاں) دن کے اولین حصہ میں ہی اتنا سفر طے کرلیتیں (جتنا سفر دوسری کشتیاں) مہینہ بھر میں طے کرتیں اور اتنا ہی سفر دن کے دوسرے حصے میں طے کرلیتیں (جتنا کہ اگر ہواؤں کے رُخ کا علم حاصل نہ ہوتا) تو وہ مہینہ بھر میں طے کرتیں۔ اور ہم نے اُس کے لئے تانبے (معدنیات) کا چشمہ بہا دیا تھا اور ایسے جن اُس کے تابع کر دیے جو اپنے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے۔ اور (انہیں آگاہ کر دیا گیا تھا کہ) ان میں سے جس نے بھی ہمارے حکم سے سرتابی کی تو ہم اُسے بھڑکتی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

يَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِيۡبَ وَتَمَاثِيۡلَ وَجِفَانٍ كَالۡجَوَابِ وَقُدُوۡرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا ؕ وَقَلِيۡلٌ مِّنۡ عِبَادِيَ الشَّكُوۡرُ ﴿۱۳﴾

13-وہ اُس کے لئے جو وہ چاہتا تھا بنا دیتے تھے۔ اُن میں اونچی عمارتیں اور تصاویر اور بڑے بڑے لگن تھے جیسے حوض ہوں اور زمین میں گڑی ہوئی دیگیں تیار کرتے۔ (اور ہم نے) آلِ داوٗد (سے کہہ رکھا تھا کہ ان ساری نعمتوں سے صحیح صحیح فائدہ اٹھاؤ اور انہیں ہمارے قوانین کے مطابق) عمل میں لاؤ اور ہمارا شکر کرتے رہو کیونکہ ہمارے بندوں میں سے بہت کم ہیں جو ہمارا شکر کرتے ہیں۔

فَلَمَّا قَضَيۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّهُمۡ عَلٰى مَوۡتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ تَاۡكُلُ مِنۡسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الۡجِنُّ اَنۡ لَّوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ الۡغَيۡبَ مَا لَبِثُوۡا فِى الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ؕ ﴿۱۴﴾

14- پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا فیصلہ نافذ کیا تو سوائے زمین کی دیمک کے جو اس کے عصا کو کھا رہی تھی انہیں یعنی جنوں کو بھی اس کی موت کا پتا نہ لگنے دیا۔ پھر جب وہ گر پڑا تو جنوں پر حقیقت کھل گئی (کہ سلیمانؑ مر چکا ہے۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ جنوں کو غیب کی خبر ہوتی ہے وہ یہ جان جائیں کہ) اگر وہ غیب کا علم رکھتے تو وہ ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے (یعنی سلیمانؑ کی موت کے بعد بھی وہ ایک عرصہ تک ان لوگوں کی خاطر جو اللہ کے

قوانین سے باغی ہو چکے تھے، دن رات کام پر نہ جُتے رہتے)۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝١٥

15-(اس تمہیدی تعارف کے بعد قومِ سبا کی طرف آؤ۔ بات یوں ہے کہ) درحقیقت اہلِ سبا کے لئے اُن کے وطن میں ہی نشانی موجود تھی۔ وہاں دائیں اور بائیں اطراف دو سرسبز و شاداب باغات تھے۔ (اُن کی یہ نشانی دُور دُور تک مشہور تھی اور اُنہیں کہہ دیا گیا تھا کہ) زندگی کی نشوونما کا سامان جو تمہارے رب نے تمہیں دے رکھا ہے اُسے کھاؤ (پیو) اور اُس کا شکر ادا کرتے رہو۔ اپنے شہر کو صاف ستھرا اور خرابیوں سے پاک رکھو۔ اور (اگر ایسا کرو گے تو) رب تمہیں تباہیوں سے محفوظ کر کے حفاظت میں لئے رکھے گا (غفور)۔

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝١٦

16- لیکن انہوں نے اس بات سے منہ پھیر لیا تو ہم نے اُن پر ایسے زور کا سیلاب بھیجا جس سے وہ بند ٹوٹ گئے (جن سے وہ پانی رُکا رہتا تھا۔ بند ٹوٹ جانے سے وہ باغات تباہ و برباد ہو گئے) اور اُن کے دو باغات کے بدلے انہیں دو ایسے باغات دے دیے جن کے پھل کڑوے کسیلے ہوتے تھے یا کچھ جھاڑ اور تھوڑے سے بیری کے درخت رہ گئے تھے۔ (یوں ان کی زندگی کی تمام خوشیاں، بدمزگیوں میں بدل گئیں)۔

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝١٧

17- یہ تھا بدلہ ان کی اس بات کا کہ انہوں نے ہماری عنایات کی قدر کرنے سے انکار کر دیا۔ (یاد رکھو کہ) ہم صرف انہیں سزا دیتے ہیں جو ہماری عنایات کی قدر کرنے سے انکار کر کے اُن کا غلط استعمال کرتے رہتے ہیں (کفور)۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ۝١٨

18- حالانکہ (اس تباہی سے پہلے) ہم نے ان کے درمیان اور ان سے منسلک دُور دوسری بستیاں جن (سب کو) ہم نے بابرکت بنا رکھا تھا یعنی جنہیں ہم نے سرسبز و شاداب اور بارونق بنا رکھا تھا کے درمیان اچھی خاصی نمایاں بستیاں آباد کر دی ہوئی تھیں (جو اُن کے لئے تجارت کی منڈیوں کا بھی کام دیتی تھیں) اور ہم نے اُن میں سفر کی مسافتیں ایک اندازے پر مقرر کر دی ہوئی تھیں (یعنی مسافتیں طویل نہیں تھیں۔ اور ہم نے انہیں کہہ رکھا تھا کہ) تم اِن میں رات دن

بے خوف وخطر امن سے آ ؤ جاؤ۔

فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا وَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ فَجَعَلۡنٰہُمۡ اَحَادِیۡثَ وَ مَزَّقۡنٰہُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۱۹﴾

19-(لیکن انہوں نے بجائے اِن فراوانیوں وآسانیوں کی قدر کرنے کے ایسی حرکتیں شروع کر دیں جن سے راستوں کی بارونق منڈیاں رفتہ رفتہ اُجڑ گئیں اور ملک کا امن وامان فتنوں کی نذر ہو گیا) کیونکہ وہ کہنے لگے تھے! کہ اے ہمارے رب! ہمارے سفروں کے درمیان کی مسافتیں لمبی کر دے۔(ان کی یہ دُعا ان کے اپنے ہی خلاف بددُعا تھی کیونکہ اس طرح) انہوں نے اپنے ہی اوپر ظلم کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اُن کا مکمل طور پر شیرازہ بکھیر دیا اور اِس کے بعد ہم نے اُنہیں داستانیں بنا کے رکھ دیا۔(بہرحال) اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں (کہ قومِ سبا کی اس سرگزشت میں) اُن سب کے لئے (جو حادثوں اور مشکلات کا مقابلہ) ہمت واستقلال سے کرنے والے ہوں (صبار) اور اللہ کی عنایات کی قدر کرنے والے ہوں (شکور) تو ان کے لئے اس میں عبرت اور بصیرت کی نشانیاں وحقیقتیں ہیں (آیات)۔

(نوٹ: اس سورۃ کی آیات 34/15-19 دو نہایت اہم نتائج کی آگاہی دیتی ہیں: ایک یہ کہ جس قوم کو جس جغرافیائی وطبعی حالات ملے ہوں وہ ان کے مطابق اگر ان کے ملک میں کسی نعمت کی فراوانی ہے تو اس کی ناقدری نہ کرے اور اُس کا غلط استعمال نہ کرے اور دوسرے یہ کہ قوم کے انسانوں کو اللہ کے احکام وقوانین کے تابع رکھے تاکہ کہیں وہ فراوانیاں ان کے لئے تکبر اور کفر کا ذریعہ نہ بن جائیں)۔

وَ لَقَدۡ صَدَّقَ عَلَیۡہِمۡ اِبۡلِیۡسُ ظَنَّہٗ فَاتَّبَعُوۡہُ اِلَّا فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۰﴾

20-لہٰذا، حقیقت یہ ہے کہ ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا (جس میں اس نے کہا تھا کہ میں زمین میں ایسی زینتیں پیدا کروں گا کہ سب کو گمراہ کر دوں گا، 15/39)۔ چنانچہ وہ لوگ ابلیس کے پیچھے پیچھے چلتے رہے مگر ایک گروہ جو اہلِ ایمان کا تھا (اُس نے پوری قوت سے ابلیس کی پیروی کو مسترد کر دیا اور اللہ کے احکام کے پیچھے پیچھے چلتا رہا کیونکہ یہی وہ بات تھی جو اللہ نے ابلیس کو کہی تھی، 15/42)۔

وَ مَا کَانَ لَہٗ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِالۡاٰخِرَۃِ مِمَّنۡ ہُوَ مِنۡہَا فِیۡ شَکٍّ ؕ وَ رَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۲۱﴾ ع 2 12 8

21-حالانکہ ابلیس کو تو ایسی قوت ہی حاصل نہ تھی (کہ اُن پر غلبہ کر لیتا) مگر ایسا اس لئے ہے تاکہ ہم معلوم کر لیں کہ کون ہے جو آخرت پر یقین رکھتا ہے اور کون ہے جو اس سلسلے میں شک میں پڑا رہتا ہے کیونکہ تمہارا رب تو وہ ہے جو ہر شے پر

نگاہ رکھتا ہے (اس لئے اُسے فریب نہیں دیا جا سکتا)۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

22-(بہرحال، یہ ہے اللہ جس کے احکام کے مطابق ساری کائنات سرگرمِ عمل ہے، 57/1۔ لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں اللہ کے علاوہ اور بھی ہیں جنہیں کائنات میں اختیار واقتدار حاصل ہے تو اے رسولؐ! ان سے) کہو! کہ تم اللہ کو چھوڑ کر جن کے لئے یہ گمان کرتے ہو (کہ وہ بھی اللہ جیسا اختیار واقتدار رکھتے ہیں) تو انہیں (یہ کچھ ثابت کرنے کے لئے) دعوت دو۔ (مگر تم دیکھو گے کہ) وہ تو آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اس کے (اقتدار واختیار میں اللہ کے) ساتھ شامل ہیں اور ان میں سے نہ ہی کوئی (اس سارے نظامِ کائنات میں) اللہ کا مددگار ہے۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

23-اور (اللہ کے قوانین کا یہ عالم ہے کہ) کسی شخص کی شفاعت یعنی کسی شخص کا کسی کی رفاقت یعنی ایک جیسے شخص کا کسی دوسرے کے ساتھ کھڑے ہو جانا بھی اُسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا سوائے اس کے کہ جسے اللہ کی اجازت ہو گی۔ تب وہ اِس حالت تک آ جائیں گے کہ اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ختم ہو جائے گی (اور پھر وہ ایک دوسرے سے) دریافت کریں گے! کہ تمہارے رب کا فیصلہ کیا ہے؟ تو جواب آئے گا کہ! سچ (یعنی جو اللہ نے کہا تھا وہ سچ ہے اور جو وعدہ کیا تھا وہ سچ ہے کیونکہ) وہ بلند بالا اور بڑا ہے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

24-(بہرحال، اے رسولؐ! ان سے) پوچھو! کہ آسمانوں اور زمین سے جو کچھ تمہیں زندگی کی نشوونما کا سامان میسر آتا ہے تو اُسے کون عطا کرتا ہے؟ تم انہیں آگاہ کر دو! کہ اللہ (کے سوا اِسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد ان سے کہو کہ اس میں کوئی) شک وشبہ ہی نہیں کہ ہم یا تم، (دونوں میں سے کوئی ایک گروہ یا تو) لازماً ہدایت پر ہے یا صاف صاف گمراہی میں ہے (جس کا فیصلہ نتائج کر دیں گے)۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔـلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔـلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

25-(لہٰذا، انہیں) آگاہ کر دو! کہ تم سے اُس جُرم کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا جو ہم سے سرزد ہُوا اور نہ ہم سے

(اُس جُرم کے بارے میں) پوچھا جائے گا جو تم کرتے ہو۔

قُلۡ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفۡتَحُ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ ؕ وَهُوَ الۡفَتَّاحُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۲۶﴾

26-(اور اُنہیں اس حقیقت سے بھی) آگاہ کردو! کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرلے گا اور پھر ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے گا کیونکہ وہ مکمل علم کے ساتھ فیصلے کرنے والا ہے۔

قُلۡ اَرُوۡنِىَ الَّذِيۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلۡ هُوَ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۷﴾

27-(بہرحال، ان سے ایک بار پھر) پوچھو! کہ تم نے جن کو اللہ کا شریک بنا کر اس کے ساتھ شامل کر رکھا ہے، مجھے دکھاؤ (تو سہی ان کی حقیقت کیا ہے)۔ مگر یہ ہرگز (نہ بتا سکیں گے) بلکہ (یہ کیا بتائیں گے) جبکہ اللہ ہی قوتوں کا مالک ہے اور درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کرکے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾

28-اور (جب عالم یہ ہے کہ ساری کائنات میں ہر شے اللہ کے قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل ہے، 57/1 تو انسانی دنیا میں بھی اُسی اللہ کے قوانین کارفرما ہونے چاہیں 3/19 ; 2/132۔ اس لئے، اے رسولؐ!) ہم نے تمہیں ساری انسانیت کی طرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ تم انہیں آگاہ کردو کہ بہترین کاموں کے نتائج حسین وخوشگوار ہوتے ہیں اور بُرے کاموں کے نتائج خوفناک ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر انسان علم نہیں رکھتے (اور اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ انسانی دنیا میں رسولوں کی ضرورت کیا تھی)۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۹﴾

29-اور وہ (سب کچھ جاننے کے باوجود) کہتے ہیں! کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ کہ قیامت) کا وعدہ کب پورا ہوگا (جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے رہتے ہو)۔

قُلۡ لَّـكُمۡ مِّيۡعَادُ يَوۡمٍ لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ عَنۡهُ سَاعَةً وَّلَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ع

30-(اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو! کہ تمہارے لئے دن مقرر کردیا گیا ہوا ہے (یعنی ایک مہلت کا وقفہ ہے۔ جب وہ وقفہ پورا ہوجائے گا تو) تم اس سے ایک لمحہ بھی نہ پیچھے ہٹ سکو گے اور نہ تم آگے بڑھ سکو گے۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ بِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَلَا بِالَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ ؕ وَلَوۡ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ مَوۡقُوۡفُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۖۚ يَرۡجِعُ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضِ اۨلۡقَوۡلَ ۚ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا لَوۡلَاۤ اَنۡتُمۡ لَكُنَّا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳۱﴾

31-اور یہ کافرلوگ کہتے ہیں! کہ ہم ہرگز نہ اس قرآن کو اور نہ ہی اس سے پہلے (نازل شدہ کتابوں) کو تسلیم کرتے ہیں یعنی کافرلوگوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ نازل کردہ سچائیوں و احکام وقوانین کو تسلیم نہیں کرتے لیکن کتنا اچھا ہو کہ تم (اس منظر کو) دیکھ سکو جب یہ ظالم لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے (اور آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے) اور ایک دوسرے کی بات کی تردید کر رہے ہوں گے۔ اور وہ لوگ جنہیں کمزور و ناتواں رکھا گیا ہوا تھا وہ متکبر لوگوں سے کہیں گے! کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے (مگر تم نے اپنے ظلم سے ہمیں بے بس کر رکھا تھا اور ہم خوف زدہ ہو کر تمہارے پیچھے پیچھے چلتے رہے)۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

32-(مگر اس کے جواب میں) وہ لوگ جو متکبر ہوا کرتے تھے وہ کمزور و ناتواں لوگوں سے کہیں گے! کہ کیا ہم نے تمہیں درست راہ کی رہنمائی حاصل کرنے سے روک رکھا تھا؟ حالانکہ وہ ہدایت تو تمہارے پاس آ چکی تھی۔ لہٰذا، تم اس کے خود ہی مجرم ہو۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

33-اس پر کمزور و ناتواں لوگ ان متکبروں سے کہیں گے (کہ یہ غلط ہے کہ ہم نے خود ہی صحیح راستے کی رہنمائی حاصل نہیں کی)۔ حقیقت یہ ہے کہ تم رات دن ایسی چالبازیاں کرتے تھے (جن سے ہم صحیح راستے کے قریب تک نہ پھٹک سکیں)۔ اور تم اس قسم کے قوانین بناتے رہتے تھے جن سے ہم اللہ کے احکام وقوانین کا انکار کرنے پر مجبور ہو جائیں اور اللہ کے احکام کے ساتھ دوسروں کے احکام کو بھی شریک کر لیں۔ (کیا اس کے بعد بھی تم یہی کہو گے کہ تم نے ہمیں اس راستے کی طرف آنے سے نہیں روکا تھا؟ پھر جب یہ متکبر لوگ) اپنے سامنے عذاب کو تیار دیکھیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے۔ (مگر ایسا وہ کر نہیں سکیں گے) کیونکہ جو لوگ کفر کرتے رہے ہوں گے ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے اور وہ جو کچھ کیا کرتے تھے اس کی سزا پائیں گے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

34-اور (قوت و اختیار رکھنے والے متکبر لوگوں کا یہ طریقہ رہا ہے کیونکہ) ہم نے جب بھی کسی قوم کی طرف اپنا

پیامبر بھیجا کہ وہ انہیں اُن کے غلط طریقوں کے تباہ کن نتائج سے خوف زدہ کرے تو اس قوم کے خوشحال طبقہ نے اس سے صاف کہہ دیا! کہ تم جو کچھ ہماری طرف لے کر آئے ہو ہم اُسے ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

35-اور انہوں نے یہ بھی کہہ دیا! کہ ہمارے پاس اس قدر مال و دولت اور اولاد (کی طاقت ہے کہ) ہم ان میں سے ہو ہی نہیں سکتے جن کو عذاب دیا جائے گا (کیونکہ یہ کس کی مجال ہوگی جو ہمیں ہاتھ ڈالے)۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع 4/6/10

36-(مگر اے رسولؐ! ان لوگوں کو اس حقیقت سے) آگاہ کردو! کہ اس میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں کہ میرا رب جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اس کے لئے زندگی کی نشوونما کے سامان میں وسعت عطا کر دیتا ہے (تا کہ وہ آزمایا جائے، 6/165) اور جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اُس کے لئے نپا تُلا کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر انسان اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

37-اور (ان پر یہ حقیقت بھی واضح کردو کہ) یہ تمہارے مال و دولت و اولاد (کی قوت) نہیں ہے جو تمہیں درجات میں ہمارے قریب لا سکتی ہے بلکہ (جس کی وجہ سے تم ہماری محبت و قربت حاصل کر سکتے ہو وہ) تمہارا ایمان لانا اور سنورنے سنوارنے کے کام کیے جانا ہے۔ لہٰذا، ایسے لوگوں کے اعمال کے صلے دوگنے کر دیے جائیں گے اور انہیں ایسے بلند مقامات عطا کیے جائیں گے جہاں ان پر اطمینان طاری رہے گا۔

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

38-اور (ان کے برعکس) جو لوگ کوشش کریں گے کہ ہماری آیات کو بے بس کر دیں (تو سچائیاں و احکام و قوانین تو بے بس نہیں ہوں گے) مگر یہ لوگ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

39-(بہرحال، اے رسولؐ! ایک بار پھر انہیں اس حقیقت سے) آگاہ کردو! کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اُس کے لئے زندگی کی نشوونما کے سامان میں وسعت عطا کر دیتا ہے اور جس کے لئے مناسب

سمجھتا ہے اُسے نپا تلا عطا کر دیتا ہے۔(مگر یاد رکھو! کہ اللہ کا قانون یہ ہے کہ حقیقی ضرورت مندوں کے لئے) تم جو کچھ بھی کھلا چھوڑ دو گے تو وہ اس کا صلہ دے گا کیونکہ وہی سب سے زیادہ رزقِ خیر یعنی خوشگوار و سرفراز کرنے والا رزق دینے والا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ أَهَٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ ۝٤٠

40-اور (اس پر بھی غور کرو کہ) جس دن اِن سب کو اکٹھا کیا جائے گا تو ملائیکہ سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری اطاعت و پرستش کیا کرتے تھے (اور کیا تم نے ان سے ایسا کہا تھا)؟

قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ ٱلْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ۝٤١

41-(مگر) وہ کہیں گے (کہ اے ہمارے نشو و نما دینے والے) ہم تو خود تیری اطاعت میں سرگرمِ عمل ہیں کیونکہ ہمارا کارساز و سرپرست تو تُو ہے نہ کہ یہ۔(اصل یہ ہے کہ یہ لوگ ہماری پرستش و اطاعت نہیں کرتے تھے) بلکہ یہ جنوں کی اطاعت و پرستش کیا کرتے تھے اور اِن میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

فَٱلْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلنَّارِ ٱلَّتِى كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝٤٢

42-بہر حال (جب وہ وقت طاری ہو جائے گا تو تمہیں علم ہو جائے گا کہ) آج کے دن تم میں سے کوئی بھی نہ ایک دوسرے کے نفع کا مالک ہے اور نہ نقصان کا۔اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے! کہ چکھو اب آگ کے عذاب کا مزہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ قَالُوا۟ مَا هَٰذَآ إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُكُمْ ۖ وَقَالُوا۟ مَا هَٰذَآ إِلَّآ إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝٤٣

43- مگر (ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ) جب ان کے سامنے ہماری آیات یعنی ہماری سچائیاں و احکام و قوانین پیش کیے جاتے ہیں جو بالکل واضح ہیں تو وہ کہتے ہیں! کہ یہ تو صرف ایک (تم جیسا ہی) آدمی ہے جو یہ چاہتا ہے کہ تمہیں ان کی غلامی و اطاعت کرنے سے روک دے جن کی (غلامی و اطاعت) تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے۔اور یہ لوگ کہتے ہیں! کہ یہ (قرآن) کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ یہ اس نے اپنی طرف سے گھڑ کر اللہ سے منسوب کر دیا ہے۔اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے حق پہنچ گیا ہے تو وہ یہ کہتے ہوئے اُسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کہ یہ سوائے جادُو کے اور کچھ نہیں ہے۔

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾

44-(ان سے پوچھو! کہ تمہیں کس طرح معلوم ہوگیا کہ یہ وحی نہیں ہے اور یہ خود ساختہ کلام ہے، اس لئے کہ نہ تم عقل وفکر سے کام لیتے ہو کہ اس نتیجے پر پہنچو کہ یہ وحی نہیں ہے کیونکہ تم تو باپ دادا کے غلط عقیدوں کی اندھی تقلید کرنے والے ہو) اور نہ ہی ہم نے ان کی طرف کتابیں نازل کیں کہ یہ انہیں پڑھتے (اور ان کی بنیاد پر کہتے کہ یہ وحی نہیں ہے) اور نہ ہی تم سے پہلے ان کی طرف (کوئی ایسا رسول) بھیجا جو انہیں ان کے غلط طریقوں کے خوفناک نتائج کے بارے میں آگاہ کرنے والا ہوتا (تو پھر انہیں یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ یہ حق نہیں ہے اور یہ صرف جادو ہے۔ اور ان کے پاس کون سا ایسا پیمانہ ہے جس کی بنیاد پر یہ لوگ ایسا سب کچھ کہتے ہیں)۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع 5/9/11

45-(لیکن ایسا ہمیشہ سے ہوتا آرہا ہے) کیونکہ ان سے پہلے جو لوگ تھے (جہاں رسول آئے تھے) تو وہ اُن کو (اِسی طرح) جھٹلا دیا کرتے تھے۔ (حالانکہ وہ لوگ تو ایسے تھے کہ جتنا سامانِ زندگی) ہم نے انہیں دے رکھا تھا، اس کا تو عشرِ عشیر بھی ان کے پاس نہیں ہے مگر پھر بھی انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ لیکن مجھ سے انکار کرنا کیسا رہا (اور انہیں اپنے انکار کے لئے کس قدر بڑی سزا کا سامنا کرنا پڑا)۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

46-(بہرحال، اے رسولؐ! ان سے) کہو (کہ میں تمہیں کوئی لمبے چوڑے اُلجھے ہوئے دلائل نہیں دے رہا بلکہ بڑی سادہ سی) ایک بات کہتا ہوں کہ تم یوں کرو کہ اللہ کی خاطر ایک ایک اور دو دو کر کے کھڑے ہو جاؤ اور پھر تم (تسلی سے) غور وفکر کرو (اور پھر دیکھو کہ کیا) تمہارے اس ساتھی کو کوئی جنون ہے؟ (تب تم اس نتیجے پر پہنچو گے کہ اسے واقعی جنون نہیں ہے)۔ وہ تو تمہیں تمہاری غلط روش کے تباہ کن نتائج کی وجہ سے جو تم پر سخت عذاب آئے گا اس کے متعلق قبل از وقت آگاہی دے رہا ہے۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾

47-(لہٰذا، ان سے) کہہ دو (کہ اس نازل کردہ آگاہی کے) بدلے میں مَیں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا ہوں۔ (اگر اس سلسلے میں) کوئی اجر ہے تو وہ تمہارا ہے۔ میرا اجر صرف اللہ کے ذمے ہے۔ اور (یاد رکھو کہ یہ اللہ) وہ ہے جس کی ہر شے پر نظر ہے (اس لئے اُسے کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا)۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾

48-(اور ان سے یہ بھی) کہہ دو! کہ بلاشبہ میرا رب ہی حق کو (نبی کے قلب) میں ڈالتا ہے کیونکہ وہ ہی تمام پوشیدہ حقائق کا علم رکھنے والا ہے۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾

49-(چنانچہ ان پر) واضح کر دو! کہ حق آچکا ہے اور باطل (کوئی شے بھی) پہلی بار پیدا نہیں کر سکتا اور نہ ہی دوبارا پلٹا کر (اُسے واپس عدم میں یعنی unperceivable abscence میں لے کر) جا سکتا ہے۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾

50-(اور یہ جو کہتے ہیں کہ تم گمراہ ہو گئے ہو تو ان سے) کہو! کہ اگر میں نے درست راہ گم کر دی ہے تو اس گمراہی کا تعلق صرف میری ذات سے ہے (اور نقصان بھی مجھے ہی ہو گا)۔ لیکن اگر مجھے روشن و درست راستے کی رہنمائی حاصل ہے تو یہ اس وجہ سے ہے کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی شک و شبے والی بات ہی نہیں کہ (یہ وحی وہ کرتا ہے جو) سب کچھ سننے والا (اور ہمیشہ ہر جگہ ہر ایک کے) قریب ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾

51-بہر حال کتنا اچھا ہو کہ اگر تم دیکھو کہ جب ان لوگوں پر اضطراب و گھبراہٹ طاری ہو جائے گی (اور وہ دوڑے پھر رہے ہوں گے) مگر وہ کہیں بھی بچ کر نہ جا سکیں گے اور (وہیں کے وہیں) قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے۔

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

52-اور (اُس وقت وہ) کہیں گے! کہ اب ہم اس پر ایمان لے آئے (یعنی جو کچھ نازل کردہ سچائیاں تھیں ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں)۔ لیکن اب ان کے لئے دوڑ کی جگہ (یعنی دنیا) کا ہاتھ آنا (کہاں ممکن ہو گا کہ جہاں یہ ایمان لے آتے اور سنورنے سنوارنے کے کام کرتے)۔

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾

53-حالانکہ حقیقت یہ ہے! کہ اس سے پہلے وہ نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے اور (اندھوں کی طرح) دُور بیٹھے بغیر دیکھے (گمانوں کے تیر) پھینکتے رہے (یعنی حقائق اور صداقتوں کو سمجھے بغیر ہی فیصلے صادر کرتے رہے اور مخالفت پر کمر بستہ رہے)۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع 6 9 12

54-لہٰذا (اس وقت) یہ جس چیز کی تمنا کر رہے ہوں گے اس کے اور اِن کے درمیان ایک روک حائل کر دی جائے گی جس طرح کہ ان سے پہلے ان جیسے لوگوں کے ساتھ کیا جا چکا ہے کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ (بھی ان کی طرح اللہ کی سچائیوں و احکام و قوانین کے بارے میں) شک و شبے میں مبتلا رہتے تھے (اور ان کا انجام ان کی تباہیوں سے ظاہر ہے)۔